ہاں ہمارے لئے

اللہ عزوجل

کافی ہے!

(علامہ) شکیل احمد سبحانی

مسلم کتابوی لاہور

غیر مقلدوں کے گمراہ کن پمفلٹ

"کیا ہمارے لیے اللہ کافی نہیں"

کا دنداں شکن جواب

ہاں ہمارے لیے اللہ کافی ہے!

از قلم

(علامہ) شکیل احمد سبحانی

مسلم کتابوی

گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

7225605

muslimkitabevi@pakwatan.com

اللّٰہ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَا

نَحۡنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَا

نام کتاب --------- ہاں ہمارے لیے اللہ کافی ہے!

موضوع --------- دعوت فکر واصلاح

مصنف --------- (علامہ) شکیل احمد سبحانی

صفحات --------- ۱۶

اشاعت --------- جمعۃ المبارک ۲۶ ربیع الاوّل ۱۴۲۶ھ
مطابق ۶ مئی ۲۰۰۵ء

تعداد --------- گیارہ صد

ناشر --------- مسلم کتابوی لاہور

ہدیہ --------- ۱۲ روپے

ملنے کا پتا

مسلم کتابوی

گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور 7225605

دُنیا جہان کا خالق و مالک ربّ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے نفع ونقصان اُسی کے قبضہ و اختیار سے ہے۔ گردش لیل ونہار اُسی کی رضا ومنشاء پر موقوف ہے۔ موت اور زندگی اُسی کے حکم اور مرضی پر منحصر ہے' وہی رنج دیتا ہے' وہی خوشی دیتا ہے' اُسی کی بارگاہ سے رزق ملتا ہے' اسی کے کرم سے بگڑی تقدیر سنورتی ہے۔ مصیبتوں سے وہی بچاتا ہے' آزمائشوں سے وہی گزارتا ہے۔ بنجر زمینوں کو سرسبز و شاداب کرنا اُسی کے اشارے سے ہے' ہی داتا ہے' وہی آقا ہے' وہی حافظ ہے' وہی ناصر ہے سب اسی کے محتاج ہیں وہ خود بے نیاز ہے۔ وہ کریم ہے' تو ایسا کریم ہے کہ اس نے اپنے محبوب بندوں کو بھی کریم بنا دیا ہے۔ وہ رحیم ہے تو ایسا رحیم ہے' کہ اس نے اپنے محبوب بندوں کو بھی رحیم بنا دیا ہے۔

وہ چاہتا تو ہر کسی کو خود ہی عطا کر دیتا لیکن اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اس نے اعلان کروا دیا کہ ''بے شک اللہ مجھے دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں''

وہ چاہتا تو خود ہی گناہوں کو بخش دیتا لیکن قرآن کے ذریعے اس نے اعلان فرما دیا قبولِ توبہ جو چاہے وہ میرے حبیب کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے۔

وہ چاہتا تو سارے جہان پر خود ہی رحمتیں نچھاور کرتا لیکن اس نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمۃ للعٰلمین بنا دیا۔

وہ چاہتا تو اپنی قدرت سے لوگوں کو خود ہی بخش دیتا لیکن اس نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ساتھ تمام انبیاء کو مقام شفاعت عطا کر دیا۔

وہ چاہتا تو صرف نبیوں اور رسولوں کو حق شفاعت عطا کرتا لیکن اس نے اولیاء اور علماء کے ساتھ ساتھ شہیدوں اور کم سنی میں انتقال کر جانے والے ننھے منے بچوں کو

بھی شافع بنا دیا۔

اُسے خبر ہے کون گناہوں میں ڈوبا ہے کون پرہیز گار ہے پھر بھی اس نے ہر انسان کے لیے نیکی اور بدی کے فرشتے مقرر کر دیے۔

اُسے معلوم ہے کون اس پر ایمان رکھنے والا ہے' کون اس کا انکار کرنے والا ہے پھر بھی اس نے قبر میں سوالات کیلئے فرشتوں کا تقرر فرما دیا۔

اُسے معلوم ہے کہ اس کے بندوں کے نامۂ اعمال میں کتنی نیکیاں برائیاں ہیں پھر بھی اس نے حشر میں نیکی و بدی کے حساب کے لیے میزان بنا دیا ہے۔

غرض کہ اس کے قبضہ و اختیار میں سب کچھ ہوتے ہوئے بھی اس نے اپنے محبوب بندوں کو محروم نہیں رکھا۔ پھر بھی اِسلام کے نام پر جینے والے لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں اس سے کوئی غرض نہیں وہ خود بھی اللہ کے محبوب بندوں کے فضائل و کمالات کے منکر ہیں' اُمت میں بھی اسی فساد کو پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ایسی باتیں پھیلاتے ہیں جس سے دین کو کچھ نسبت ہی نہیں' ایسے خیالات کو دین قرار دیتے ہیں جنہیں قرآن وسنت سے کچھ تعلق ہی نہیں۔

''کیا ہمیں اللہ کافی نہیں''

کیا ہمیں اللہ کافی نہیں کے عنوان سے جو پمفلٹ تقلید کے منکروں کے ذریعے پھیلایا جا رہا ہے وہ بھی اسی طرح کی کوششوں کا ایک حصہ ہے۔ لیکن شعور والے مسلمان کبھی آنکھ بند کر کے کسی بھی ایسی بات کو قبول کر ہی نہیں سکتے جو ان کے ایمان وعقیدے کو تباہ و برباد کر کے رکھ دے۔

اس لیے کہ ان کی فطرت تحقیق کے بغیر کچھ ماننے کو کبھی تیار نہ ہوگی۔ ایسے افراد جب حق کی تلاش کے لیے قرآن مقدس کو اپنے ہاتھوں میں اٹھائیں گے تو یہ راز خود ہی فاش ہو جائے گا کہ مشرکوں اور کافروں کے لیے نازل ہوئی آیتوں کو کس بے دردی کیساتھ مسلمانوں پر فٹ کر کے رکھ دیا گیا ہے۔

اسی کے ساتھ ساتھ انہیں خود ہی یہ حقیقت بھی معلوم ہو جائے گی کہ غیر مقلدوں نے قرآن کی جن آیتوں کو اپنے پمفلٹ میں درج کیا ہے اس میں کہیں بھی ربّ عزوجل نے یہ نہیں فرمایا کہ میری ان خوبیوں اور صفتوں کو میری عطا سے میرے مقرب ومحبوب بندوں کے لیے ماننا شرک ہوگا۔

مخالفین کی کند ذہنی

اس کے باوجود غیر مقلد یہی رٹ لگائے ہوئے ہیں کہ جب قرآن نے ان خوبیوں کو ربّ عزوجل کے لیے بیان فرما دیا تو انبیاء واولیاء کے لیے ان صفات کو ماننا شرک ہوگا۔

اہلسنّت کا عقیدہ

جب کہ اہلسنّت و جماعت کا مؤقف اس ضمن میں یہ ہے کہ اہل ایمان پر شرک کی تہمت لگانے کے لیے شرک پسندوں کی طرف سے جو پیمانہ مقرر کیا گیا ہے اسے قرآن وسنت کی تائید خاص نہیں۔ بلکہ یہ پیمانہ قرآن وسنت کے احکامات وفرمودات کے پورے پورے طور پر خلاف ہے۔ اس لیے کہ ایک صفت اور خوبی جسے قرآن نے اللہ تعالیٰ کے لیے بیان فرمائی ہو وہی صفت قرآن ہی کے ذریعے محبوبانِ خدا کے لیے بھی ثابت ہو تو اسے شرک کے زمرے میں کیسے شامل کیا جا سکتا ہے؟ مذکورہ فریقین میں سے کس کا اعتقاد قرآن کے عین مطابق ہے' کس کی باتیں قرآن کے مخالف ہیں اسے معلوم کرنے کی غرض سے قرآن مجید کی آیتوں کو ملاحظہ فرماتے چلیں قرآن فرماتا ہے:

۱-اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِ۔

ترجمہ: اللہ نے اسے نعمت بخشی اور اے نبی تو نے اسے نعمت دی (سورۃ الاحزاب آیت ۳۷)

۲-وَمَا نَقَمُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ اَغۡنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ مِنۡ فَضۡلِہٖ۔

ترجمہ: اور انہیں کیا برا لگا یہی نا کہ انہیں دولت مند کر دیا۔ اللہ اور اللہ کے رسول نے

اپنے فضل سے (سورۃ توبہ آیت ۷۴)

۳-وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ (سورۃ توبہ آیت ۵۹)

ترجمہ: اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے خدا اور رسول کے دیے پر اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دے گا اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اس کا رسول بے شک ہم اللہ کی طرف رغبت والے ہیں۔

تینوں آیتوں پر غور فکر فرمائیں

اسلامی ذہن رکھنے والے سنجیدہ افراد اگر مذکورہ تینوں آیتوں پر غور وفکر فرمائیں تو انہیں احساس ہوگا کہ ہر آیت پاک قرآن وسنت پر عمل کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے اہلسنّت کے مخالفوں کے خود ساختہ اعتقاد پر کس طرح برق بن کر ٹوٹ رہی ہے۔ جنہیں یہی ضد ہے کہ کچھ عطا کرنے اور نوازنے کی صفت اللہ پاک نے اپنے فضل سے کسی نبی اور رسول کو نہیں دی۔ وہ اپنی خیر منائیں۔ اپنے باطل عقیدے سے باز آئیں۔ آخرت کی فکر کریں۔ آنکھیں کھولیں۔ تعصب کی عینکوں کو اتار پھینکیں۔ محبوبانِ خدا کے بغض وکینے سے اپنے سینے کو پاک کر کے دیکھیں مذکورہ تینوں آیتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کس شان سے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دولت عطا کرنے اور نعمت بخشنے کے وصف سے مزین فرمایا ہے یہ جگہ ہے کہ غیظ میں کٹ جائیں بیمار دل۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۴-لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔

ترجمہ: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا ایمان والو پر جب کہ بھیجا ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اللہ کی اور پاک کرتا ہے انہیں گناہوں سے اور علم دیتا ہے انہیں قرآن وحکمت کا اگرچہ تھے اس سے پہلے بے شک کھلی گمراہی میں۔ (پ۴ سورۃ آل عمران ۳/۱۶۴)

ذرا سوچیں تو سہی

شرک کے بخار میں گرفتار ذہن آزادانہ طور پر کچھ سوچیں تو سہی کہ ان کی بولی قرآن سے کہاں مطابقت کرتی ہے؟ ان کا اعتقاد قرآن سے کہاں موافقت کرتا ہے؟ گناہوں سے پاک کرنا صفتِ ربانی ہے۔ کسی کو علم عطا کرنا بھی ربّ عزوجل کی قدرت ہے۔ مگر اس نے اپنے فضل سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی یہ اختیار عطا فرما دیا کہ وہ قرآن کی آیتیں پڑھ پڑھ کر لوگوں کو گناہوں سے پاک کرتے ہیں علم عطا فرماتے ہیں۔

اتنے ہی پر ربّ کی نوازشیں نہیں تھم رہی ہیں بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے کیسے کیسے اختیارات کا اعلان قرآن کے ذریعے ہو رہا ہے۔ اس پر بھی نظر توجہ ہو تاکہ غلط عقیدوں کی بنیاد پر دنیا و آخرت برباد نہ ہونے پائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی قرآن فرماتا ہے:

۵- اَنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ (اِلٰی قَوْلِهٖ) وَلِاُحِلَّ لَکُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْکُمْ (پ۳ سورۃ آل عمران /۴۹/۵۰)

ترجمہ: ''میں بناتا ہوں تمہارے لیے مٹی سے پرند کی سی مورت پھر پھونکتا ہوں اس میں تو وہ ہو جاتی ہے پرند اللہ کی پروانگی سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اور زندہ کرتا ہوں مردے اللہ کی پروانگی سے اور میں تمہیں خبر دیتا جو تم کھاتے اور جو گھروں میں بھر رکھتے ہو تاکہ میں حلال کردوں تمہارے لیے بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں۔

سبحان اللہ! حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو کچھ فرما رہے ہیں کہ میں خلق کرتا ہوں، شفا دیتا ہوں، مردے جِلاتا ہوں، بعض حراموں کو حلال کیے دیتا ہوں، تم جو کھاتے اور

گھروں میں بھر رکھتے ہو اسکی خبر دیتا ہوں۔ اس کی نسبت شرک کے غم میں ڈوب ڈوب جانے والوں کا کیا حکم ہوگا؟

اے مسلمانو! پڑھو بار بار قرآن کے اس فرمان کو پڑھو۔ جن کے ایمان کو بد عقیدگی کے دیمک نے چاٹ چٹ کر خراب کر کے نہ رکھدیا ہوگا تو وہ اہلسنّت کے اعتقاد پر دل و جان سے ایمان لے آئیں گے۔ قرآن کے اس فرمان پر جان و دل نچھاور کر دیں گے۔

دیکھو دیکھو قرآن کتنے صاف طور پر اہل اسلام کے اس عقیدے پر اپنی مہر مقدس ثبت فرما رہا ہے کہ بلاشبہ ربّ قدیر نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو وہ اختیارات اور خوبیاں عطا فرمائی ہیں جس کا اظہار خود ربّ جل جلالہ نے قرآن میں اپنے لیے فرمایا ہے:

قرآن پر ایمان کا تقاضہ

اب بتایا جائے کہ اہلسنّت کے اس اعتقاد کو تسلیم کیے بغیر قرآن پر کیسے ایمان لایا جا سکتا ہے؟ ''کوئی گھر میں کیا کھا رہا ہے؟ کوئی گھر میں کیا بھر کر رکھ رہا ہے'' غیب کا یہ علم اللہ نے اپنے فضل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عطا کیا یا نہیں؟ اللہ تبارک تعالیٰ نے مٹی سے پرند بنانے، مادر زاد اندھے کو اچھا کرنے، مردوں کو زندہ کرنے، بدن بگڑے کو شفا دینے کی قدرت حضرت عیسیٰ کو بخشی یا نہیں؟

قرآن فرماتا ہے:

۶- فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَةُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَهِیْرٌ۔

ترجمہ: بے شک اللہ اپنے نبی کا مددگار ہے اور جبرئیل اور نیک مسلمان اور اس کے بعد سب فرشتے مدد پر ہیں (پ۲۸ سورۃ التحریم۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ نیک مسلمان ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔

قرآن کے اس فرمان سے واضح ہوا کہ نبی کا مددگار اللہ بھی ہے حضرات ابوبکرو عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں اور فرشتے بھی ہیں۔ مذکورہ آیت پاک میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگاروں کا ذکر خیر تھا اب مسلمانوں کی مددگاری ربّ کریم نے اپنے کرم سے کس کس کو عطا فرمائی اسے بھی ایمان کی نظروں سے دیکھتے چلیں۔

قرآن فرماتا ہے:

۷-اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْن۔

ترجمہ: یعنی اے مسلمانو تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول وہ ایمان والے نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے اور رکوع کرنے والے ہیں۔

یہاں اللہ اور رسول اور صالحین یعنی اولیاء اللہ میں مدد کو منحصر فرمادیا گیا کہ بس یہی مددگار ہیں تو ضرور یہ مدد خاص ہے جس پر نیک بندوں (صالحین اور اولیاء اللہ) کے سوا دوسرے لوگ قادر نہیں ورنہ عام مددگار کا علاقہ تو ہر مسلمان کو ہر مسلمان کے ساتھ ہے۔

وہابی صاحبو! تمہار[illegible]ٹور پر معاذ اللہ کیسا کھلا شرک ہوا کہ قرآن نے خدا کی خاص صفت امداد کو رسول و[illegible]حا کے لیے ثابت کیا جسے قرآن ہی جا[illegible] فرما چکا تھا (اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں)۔

مَا لَھُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّلِیٍّ (پ۱۵ کہف ۲۶؍۱۸)

کہ یہ اللہ کے سوا دوسرے کی صفت نہیں مگر بحمد اللہ اہلسنّت دونوں آیتوں پر ایمان لاتے اور ذاتی وعطائی کا فرق سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بالذات مددگار ہے۔ یہ صفت دوسرے کی نہیں اور رسول واولیاء اللہ، اللہ کے قدرت دینے سے مددگار ہیں۔

اب اتنا اور سمجھ لیجئے کہ مدد کاہے کے لیے ہوتی ہے۔

دفعِ بلا کے واسطے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]لہ وسلم اور اللہ کے مقبول بندے بنصِ قرآن (قرآن کی صراحت سے) مددگار ہیں تو قطعاً دافع البلا بھی ہیں

اور فرق وہی ہے کہ

اَللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بالذات دفع البلا ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء بعطائے خدا والحمد للہ العلی الاعلیٰ (اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی لِنَاعِتِی الْمُصْطَفٰی بِدَافِعِ الْبَلَاء)

(مصنف امام احمد رضا صفحہ ۱۱۴ مطبوعہ رضا اکیڈمی مالیگاؤں)

قرآن کی اس آیت نے واضح کر دیا کہ جو کوئی بھی اِسلام کا دعویدار ہو اُسے ایمان لانا ہوگا کہ ربّ کی عطا سے اولیاء اللہ بھی مددگار ہیں۔

انصاف کا تقاضہ

اب بتایا جائے کہ جو مددگار ہوگا تو وہ غریب نواز ہوگا کہ نہیں؟ ضرور ضرور جو مددگار ہوگا وہ مشکل کشا بھی ہوگا دستگیر بھی ہوگا اسے غوث بھی مانا جائے گا۔ ہاں ہاں مددگار کبھی داتا بھی ہوگا، کبھی گنج بخش بھی ہوگا۔ اہل اسلام اگر اللہ کے محبوبوں کو ان صفاتی ناموں سے یاد کرتے رہے ہیں اور عرب وعجم کے علمائے دِین محدثین، مجددین اور فقہائے کاملین نے گزری ہوئی کتنی صدیوں سے حضور سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حضور خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ علیہ اور دوسرے معزز ومقرب محبوب اولیاء اللہ کے لیے ان صفاتی ناموں کو مقبول ومحبوب رکھا تو اس کا سبب یہی ہے کہ یہ اعتقاد قرآن وسنت سے نسبت رکھتا ہے جس پر نظرِ انصاف کے بعد کوئی بھی کلمہ گو انکار کی جرأت نہیں کرسکتا۔

مسلمانوں کے خلاف سازش

اُمت کو انبیاء و اولیاء کے دامنِ کرم سے دور کرنے کی سازش کے تحت کیا "ہمارے لیے اللہ کافی نہیں" کا شور مچانے والوں کو قرآن نے خود ہی جواب دے دیا ابھی آیت پاک گزری جس میں فرمایا گیا کہ کیا خوب اگر وہ اللہ رسول کے دیے راضی ہوتے اور پھر کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب ایک آیت پاک اور دِل میں نقش کرتے چلیں۔

قرآن فرماتا ہے:

۸- يَاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (سورۃ انفال ۸/۶۴)

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی ہیں تجھے اللہ اور جو مسلمان تیرے پیرو ہوئے۔

فائدہ

مسلمانو! غور تو کرو۔ ربّ پاک خود اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفایت کرنے والا بتا رہا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے نام کے ساتھ صحابہ کرام کو ملا کر فرماتا ہے: "اے نبی! اب جب کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لے آئے تجھے اللہ اور یہ چالیس مسلمان کفایت کرتے ہیں"۔

کون سا ایسا مسلمان روئے زمین پر ہوگا جسے اقرار نہیں کہ ہمیں اللہ کافی ہے لیکن یہی بات اگر محبوبانِ خدا سے اُمت کے دِلوں کو پھیرنے کے ناپاک جذبے سے کہی جائے تو وہ کبھی راہ ہدایت نہیں ہو سکتی۔ اس گمراہ کن اندازِ فکر کی تردید قرآن کے ذریعہ کھلے طور پر ہو رہی ہے قرآن فرماتا ہے:

۹- وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۝

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے حضور حاضر ہوں پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو بے شک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (سورۃ النساء ۶۴)

انصاف کیجئے

کیا اللہ تعالیٰ خود توبہ قبول نہیں فرما سکتا تھا جو حکم دے رہا کہ میرے گناہ گار بندوں سے جب کوئی خطا یا گناہ سرزد ہو جائے تو وہ رسول کی بارگاہ میں حاضر ہو کر معافی مانگیں اور جب رسول ان کی سفارش فرمائیں تو پھر اس میں شک ہی نہیں کہ اللہ کو توبہ قبول

کرنے والا مہربان نہ پائیں۔ بیشک اللہ تبارک تعالیٰ ہر چاہے پر قادر ہے لیکن اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت وشان کے لیے یہ حکم نازل کیا جا رہا ہے۔ اندازِ بندگی سکھائی جا رہی ہے کہ محبوب خدا سے منہ موڑ کر ہرگز حق توحید ادا نہیں ہو سکتا۔

اہلسنّت و جماعت کے سوا توحید کے نام پر جتنے بھی مکاتب فکر ہیں ہر کسی کے عقائد کو کھنگال ڈالیے۔ چاہے وہ نماز والے ہوں کہ جہاد والے ہوں، حدیث والے ہوں کہ غیروں میں اِسلام کی تبلیغ کا دعویٰ کرنے والے ہوں کوئی بھی درِ رسول پر رُکنے کو تیار نہیں۔ قرآن فرماتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر گناہوں کی معافی مانگو۔ یہ کہتے ہیں ہمیں اللہ کافی ہے قرآن کہتا ہے جب رسول تمہاری سفارش فرما دیں گے تو یہ تمہارے حق میں پروانۂ نجات ہوگا۔ یہ کہتے ہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہمیں بس اللہ ہی کافی ہے۔

شرک پسندوں میں صفِ ماتم

غمِ توحید میں اللہ کے محبوبوں سے منہ موڑ کر بندگی کا دعویٰ کرنے والون کے لیے قرآن نے بڑی خطرناک مصیبت کھڑی کر کے رکھ دی ہے۔

قرآن نے شرک کے سارے تیر زنگ آلود کر کر رکھ دیے۔ ہاں ہاں یہ قرآن ہے لیکن یہاں تو معاملہ ہی دیگر ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دولتیں عطا فرما رہے ہیں۔ علم دے رہے ہیں، لوگوں کو گناہوں سے پاک کر رہے ہیں، نعمت بخش رہے ہیں، گناہوں کی سفارش فرما رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زِندہ کر رہے ہیں، بعض حرام کاموں کو حلال فرما رہے ہیں۔ گھروں میں کوئی کیا کچھ کھا رہا ہے غیب کی یہ سب خبریں دے رہے ہیں، بدن بگڑے کو شفا اور مادر زاد اندھے کو بینائی عطا کر رہے ہیں۔

ربّ پاک اپنے محبوبوں پر نوازش وکرم کی ایسی برسات فرما رہا ہے کہ شرک پسندوں میں صفِ ماتم بچھی ہوئی ہے اللہ بھی مددگار، رسول اللہ بھی مددگار، صالحین بھی

مددگار یہاں تو عجیب مشکل ہے کوئی حدیث بھی تو نہیں کے بے لگام زبان سے ضعیف کہہ کر آگے کا راستہ لیا جائے۔ قرآنی آیتیں توحید کے نام پر بنائے گئے پُرفریب دین پر کوندتی بجلیوں کی مانند ٹوٹ کر خود ساختہ اور من گھڑت عقائد کی عمارتوں کو زمین دوز کرتی جا رہی ہیں۔ کوئی پوچھے تو ان سے فتاویٰ عالمگیری تو تم نے اپنے مدارس اور دفتروں سے نکال دی دُرِ مُختار ردالمُحتار جیسی رہنما کتابوں کا تو تمہیں اعتبار نہیں؟ حدیثوں کا انکار کر کے تم نے ایک فرقہ ہی اہلِ قرآن کے نام سے گمراہیت کا بنا دیا۔ اب کیا قرآن کی باری ہے؟ اٹھاؤ اپنا قلم اور دکھاؤ اپنا ہنر۔

بچ نکلنے کے دو راستے

تمہارے باطل دین کے مطابق کیسا کیسا شرک خود قرآن میں موجود ہے۔ اب صرف دو ہی صورتوں میں جان چھوٹے گی یا تو تسلیم کر لیا جائے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل سے انبیاء اولیاء علیہم السلام کو بھی اختیار وقدرت عطا فرمائی ہے یا پھر یہ اعلان کر دیا جائے کہ جیسی توحید ہمیں درکار ہے ویسی توحید تو قرآن میں بھی نہیں جسے ہم شرک قرار دے رہے ہیں وہی سب تو قرآن میں ایمان بن کر موجود ہے۔

اس سے فائدہ تو وہ اٹھائیں جن کے دِل خوفِ خدا سے ڈرتے ہیں اور آیاتِ قرآنی پر ایمان ویقین رکھتے ہیں۔ باقی رہے وہ لوگ جن کا دین و مذہب ہی ضد اور ہٹ دھرمی ہے تو ان کے لیے قرآن نے بہت پہلے اعلان کر دیا کہ

۱۰- اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔

ترجمہ: بے شک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کہ نہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی اور ان کی آنکھوں پر گھنا ٹوپ ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

دعوتِ فکر وعمل

(۱) اپنے ایمان وعقیدے کو مسلک اہل سنت و جماعت کے مطابق رکھیے جو صحابۂ کرام اور اسلاف عظام بزرگانِ دین اور امام احمد رضا قادری قدس سرہ کا مسلک تھا۔

(۲) نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجیے کہ کوئی ریاضت ومجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں۔

(۳) تمام گمراہ فرقوں سے بچیے اور آئندہ نسل کو ان کے زہریلے اثرات سے محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کیجیے۔

(۴) ایک سچے مسلمان بن کر زندگی گزاریے اور اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کیجیے۔

(۵) جزوی اور معمولی باتوں کو اختلاف وشقاق کا ذریعہ نہ بنائیے اختلاف سے بہر حال دور رہیے۔

(۶) آپ کو اسلام پسند ہے تو کفار ومشرکین کو بھی اسلام کی دعوت دیجیے تا کہ خدا کی زمین پر خدا کا دین برپا ہو اور اسلام کا علم چاروں طرف لہراتا نظر آئے۔

(۷) حسنِ اخلاق کے پیکر بن جائیے بدخلقی اور ترش روئی کو دور بھگائیے اور دوسروں کو اپنے اچھے اخلاق سے متاثر کرنے کی کوشش کیجیے۔

(۸) غیروں کو اپنا بنائیے اور اپنوں کو دور ہونے سے بچائیے۔

(۹) بدکرداری، فحاشی وبے حیائی اور بددیانتی سے معاشرے کو پاک کرنے کے لیے جذبۂ جہاد سے کام لیجیے ہر کام میں اخلاص وللّٰہیت کو جگہ دیجیے خود غرضی وجاہ طلبی کے مذموم جذبے سے اپنے کو پاک کیجیے۔

(۱۰) آج معاشرے میں برائیوں نے جڑ پکڑ لی ہے اور گناہوں کا رنگ موٹا ہو چکا ہے اس لیے اصلاحی اقدامات کو تسلسل کے ساتھ انجام دینے کی سخت ضرورت ہے۔

(۱۱) اپنے اسلامی بھائیوں کو نیکیوں کی دعوت دیجیے، برائیوں سے بچائیے اور خود بھی نیکیوں سے آراستہ ہو کر برائیوں کا مقابلہ کیجیے تا کہ اصلاحی تدابیر زیادہ موثر ہوں۔

(۱۲) حلال کمانے اور حلال ہی کھانے کی عادت ڈالیے کہ کھانے پینے کا ذہن وضمیر پر براہ راست اثر پڑتا ہے آدمی جیسا کھاتا ہے اس کا باطن بھی ویسا ہی بنتا ہے۔

(۱۳) حرام مال سے بہ شدت بچئے کہ اس کا وبال بہت ہی سخت ہے حرام کھانے والوں کا ٹھکانا حدیث میں جہنم بتایا گیا ہے۔

(۱۴) معاملات کی صفائی وعدہ وفائی اور سچائی کو اپنا شعار بنائیے۔

(۱۵) قرض سے دور بھاگیے اور اگر قرض ہو گیا ہو تو جلد تر ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر قرض معاف نہیں ہوتا ہے اور قیامت کے دن اُس کا انجام بہت بھیانک ہوگا۔

(۱۶) والدین، بہنوں، بھائیوں اور پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی کے لیے بھرپور کوشش کیجئے کسی کا حق غصب کر کے غضب الٰہی کو دعوت مت دیجئے۔

(۱۷) اپنی بچیوں کی شادی کے لیے صحیح العقیدہ اور نیک لڑکے اور بیٹوں کے لیے نیک لڑکی تلاش کیجئے۔

(۱۸) جہیز کی مانگ سے یکلخت پرہیز کیجئے کہ جہیز مانگنا بھیک مانگنا برابر ہے، دونوں حرام اور بدانجام ہیں۔

(۱۹) روزانہ ایک پارہ یا نصف پارہ کلام پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کو سمجھنے کے لیے ترجمہ کلام پاک کنزالایمان مع خزائن العرفان کو مطالعہ میں رکھیے۔

(۲۰) اپنی اولاد کو اچھی تعلیم وتربیت سے آراستہ کیجئے کہ اولاد کے بارے میں بھی قیامت کے دن سوال ہوگا۔

(۲۱) دین کا ہر کام اور تمام عبادتیں صرف خدا کی رضا وخوشنودی کے لیے انجام دیجئے اور ریا ونمائش سے پرہیز کیجئے۔

(۲۲) میلاد شریف کی محافل میں شیرینی کے ساتھ علمائے اہل سنت کی دینی کتابیں بھی تقسیم کیجئے تاکہ دینی تعلیم کو فروغ ہو۔

(۲۳) ہر شہر ہر قریہ میں اسلامی دینی لائبریریاں قائم کیجئے اور اس میں علمائے اہل سنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ یہ تبلیغ دین کا بہترین ذریعہ ہے۔

از: عبدالمبین نعمانی قادری مصباحی

قابلِ مطالعہ کتابیں

- **سیرتِ رسولِ عربی** صلی اللہ علیہ وسلم
  مولانا علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ
- **القول الجلی**
  حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
- **کشف المحجوب** (اردو)
  مفتی سید غلام معین الدین نعیمی علیہ الرحمۃ
- **سامانِ آخرت**
  علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ
- **سیرت غوث اعظم**
  علامہ سید مراد علی شاہ مہروی علیہ الرحمۃ

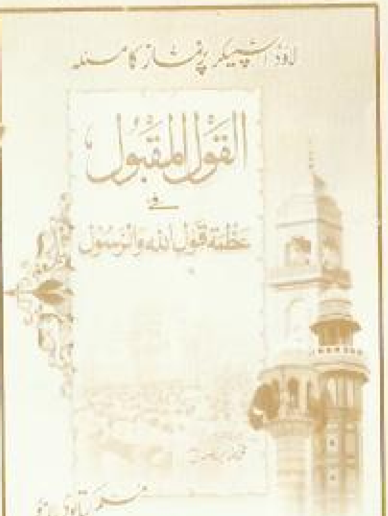

مسلم کتابوی
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
☎ 7225605